www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس کا اندازہ کچھ وہی کر سکتے ہیں جنہوں نے کبھی یہ کام انجام دیا ہے۔ مگر انڈکس فاری کے لیے ایک ایسی کلید ہیں جس سے وہ سینکڑوں صفحات کی کتاب میں اپنے مقصد کی ایک ایک سطر بآسانی دیکھ سکتا ہے

آغائی تسبیحی نے نفاستِ ذوق کا ثبوت دیتے ہوئے اعلیٰ معیار پر کتاب شائع کی ہے۔ کپڑے کی نفیس جلد نے کتاب کی زینت میں مزید اضافہ کیا ہے۔

(۴)

نام کتاب :۔ حضرت مولانا داؤد غزنویؒ

ترتیب و تدوین :۔ سید ابوبکر غزنوی

صفحات :۔ ۴۶۴

طباعت :۔ عمدہ ، مجلد مع دیدہ زیب گرد پوش

قیمت :۔ ۲۰ روپے

ناشر :۔ مکتبہ غزنویہ ، ۴ شیش محل روڈ لاہور

مولانا داؤد غزنویؒ ماضی قریب کے ان بزرگوں میں سے تھے جن کی شخصیت کئی پہلو رکھتی تھی۔ مرحوم بلند پایہ عالم دین ، نڈر اور بے باک سیاسی راہنما ، منفرد خطیب اور پختہ کار صحافی تھے۔

زیرِ نظر تالیف ان کی یاد میں ترتیب دی گئی ہے۔ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اوّل تاثراتی ہے اور اس میں برصغیر پاک و ہند کے معروف اہل قلم اور مولانا کے احباب و تلامذہ نے اپنے مکرم و محترم بزرگ کی یاد تازہ کی ہے۔ مقالہ نگاروں میں مولانا محی الدین احمد قصوریؒ ، غلام رسول مہرؒ ، رئیس احمد جعفریؒ ، مولانا مظہر علی اظہرؔ ، ابوالحسن علی ندوی ، ڈاکٹر سید عبداللہ ، مولانا محمد حنیف ندوی ، محمد شفیع ، آغا شورش کاشمیری ، ملک حسن علی جامعی ، مولانا محمد داؤد رازؔ ، محمد اسحاق بھٹی ، ڈاکٹر اسرار احمد اور فضل الرحمان سواتی شامل ہیں۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کا مختصر انٹرویو بھی اس حصہ کی زینت ہے۔

یہ مضامین "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" کے مصداق دلچسپ اور معلومات افزا ہیں۔ ان سے مولانا مرحوم کی دلآویز شخصیت ، ان کے فکری توازن و اعتدال ، ان کی مجاہدانہ سرگرمیوں ، اُن کے علمی ذوق ، عقائد و مسلک میں پختگی اور ان کے وسیع حلقہ روابط پر روشنی پڑتی ہے۔

کتاب کا دوسرا حصہ جو نسبتاً طویل ہے۔ مولانا مرحوم کے صاحبزادے پروفیسر ابوبکر غزنوی صاحب کے رشحاتِ قلم پر مشتمل ہے۔ یہ حصہ سوانحی اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ واقعات و حالات زندگی ترتیب سے لکھے گئے ہیں۔ اگر اس حصہ کے ساتھ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کا مضمون پڑھا

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ